انَّ الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ۱؎

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶	مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۵۷ھ	یوم شنبہ	مطابق ۳ دسمبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۷۸

اجرائے نبوت کا راز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھولا گیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے درس القرآن میں نبوت کے جاری اور بند ہونے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا۔ جس میں ایک طرف تو یہ آتا ہے۔ کہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ اور دوسری طرف یہ کہ ولکن المبشرات حضور نے ان دونوں باتوں کو تطبیق دیتے ہوئے فرمایا:-

"اگر نبوت کے بند ہونے کا بالکل ہی ذکر نہ ہوتا۔ تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قریب زمانہ میں اور بھی زیادہ دھوکا کھانے کا امکان تھا۔ غور کرو اگر اتنا زور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انقطاع نبوت پر نہ دیتے۔ تو کس قدر خطرہ تھا۔ اور امت کو کس قدر عظیم الشان فتنہ کا سامنا کرنا پڑتا۔ کیونکہ جو فتنے عنقریب پیدا ہونے والے تھے۔ ان کی تکذیب اور تردید عوام کے لئے مشکل ہوتی بالخصوص اس لئے کہ اس وقت کسی مامور نے پیدا نہیں ہونا تھا۔ جو اس مشکل سے عوام کو نکالتا۔ اور ان کی غلطی کو دور کرتا۔ بلکہ جس نے آنا تھا۔ وہ مبعوث ہی ہونا تھا۔ اس لئے یہ نہایت ضروری تھا۔ کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات اچھی طرح ڈال دی جاتی۔ کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تا وہ دھوکہ نہ کھائیں۔"

پھر فرمایا "اب یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ کیا اس حصہ کا بھی انکار کیا گیا ہے۔ جو جاری ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں ہاں مخفی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولکن المبشرات تا جس نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اسی کا ذہن ادھر جائے۔ دوسرے کا نہ جائے۔ اور جب تک وہ نبی نہ آئے۔ جو ان الفاظ کا مصداق ہو۔ تب تک تو فیصلہ رہے۔ اور جب وہ آ جائے۔ تو آپ ہی لکن المبشرات سے نبوت کا جاری ہونا ثابت کرے گا۔ گویا جس وقت تک کسی نبی نے آنا تھا۔ اس وقت تک تو ان النبوۃ والرسالۃ قد انقطعت کے الفاظ امت کی حفاظت کا موجب ہوں اور جب نبی آ جائے۔ تو وہ لکن المبشرات سے نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت پیش کر سکے۔"

اس کے متعلق "پیغام صلح" نے اپنی سخن فہمی کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ ایک طرف تو لکھا ہے۔ "اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اجراء نبوت کی تعلیم امت کو قطعاً نہیں ملی۔ نہ قرآن سے نہ حدیث سے"۔ اور دوسری طرف یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ "پھر ایک اور غضب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی تو یہ راز سمجھ نہیں آیا تھا شرائط بیعت چھپی ہوئی موجود ہیں۔ مگر ان میں کہیں نہیں۔ کہ چونکہ اس مسئلہ کا انکشاف مجھ پر ہوا ہے۔ لہذا ایک تو اجرائے نبوت پر ایمان لانا ہوگا۔ دوسرے اس امر پر کہ میں نبی ہوں"۔

مگر یہ دونوں نتیجے سراسر غلط ہیں۔ اجرائے نبوت کی تعلیم امت کو قرآن سے بھی ملی اور حدیث سے بھی۔ مگر ایسے رنگ میں کہ کوئی جھوٹا مدعی نبوت فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور یہ راز اسی کی سمجھ میں آئے۔ جو نشانات کے ساتھ اپنے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ تو آپ نے اس نبوت کا دعوےٰ کیا جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جاری ٹھہرایا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

ایک اور جگہ فرمایا۔ "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا۔ اور امتی بھی"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹) اس رنگ کے اور بھی کئی ایک حوالے موجود ہیں۔ ان سے نہ صرف یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ بلکہ ایسی نبوت کا دعوےٰ کیا۔ جس کے متعلق آپ پر منکشف ہو چکا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں اس کے اجراء کا ذکر موجود ہے۔ اور اس سے "پیغام صلح" کا دوسرا نتیجہ بھی غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ جو یہ ہے کہ "حضرت مسیح موعود کو بھی تو یہ راز سمجھ میں نہیں آیا تھا"۔ کہ کس قسم کی نبوت جاری ہے۔ کیونکہ آپ صاف اور واضح طور پر فرما رہے ہیں۔ کہ "مسیح موعود کا حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا۔ اور امتی بھی" پھر فرماتے ہیں "حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱)

غرض یہی وہ راز تھا۔ جو اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھلا۔ اور آپ نے یہ فیصلہ کن اعلان فرما دیا۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم دسمبر: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے [illegible] ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سردرد سے [illegible] ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

صاحبزادہ انس احمد ابن صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق ۱/۲ ۶ بجے شب بذریعہ تار لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ درجہ حرارت ۱۰۴ ہے۔ دعائے صحت خاص طور پر کی جائے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت بعارضہ بخار اور درد پسلی بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے آج لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب منعقد ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی نوجوانوں کو ترغیب دی۔ سیکرٹری نے اکتوبر و نومبر ۱۹۳۸ء کی رپورٹ کارگزاری سنائی۔ مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے مغربی ممالک کے نوجوانوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام کی اہمیت اور امتیاز کو واضح کیا۔ آخر میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارتی تقریر ہوئی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

جماعت احمدیہ بمبئی کا حضرت امیر المومنین کے حضور اظہار اخلاص

اور

فتنہ پردازوں کے خلاف اظہار نفرت

سید ارتضیٰ علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ حال بمبئی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ (۱) مقامی جماعت احمدیہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں قرار پایا کہ یہ جلسہ شیخ مصری کے اس ناپاک بیان کو جو اس نے عدالت میں دیا۔ اور جسے ۲۲ نومبر کے پیغام نے فیصلہ ہائی کورٹ کی آڑ میں شائع کیا ہے۔ سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(۲) مقامی جماعت احمدیہ کے تمام ممبر ایک بار پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی گہری عقیدت اور خلوص کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کے لئے اپنی جانیں اولادیں اور اموال غرضیکہ اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ اس کے محرک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تھے اور تائید میں جناب مولوی ابو العطاء صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور شیخ محمد شفیع صاحب نے پرزور تقریریں کیں۔

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے احباب کے لئے

ایک نادر موقعہ

احباب کو اخبار الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کا پلستر کرایا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے حسب سابق احباب سے چندہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ صرف تیس احباب سے مبلغ ایک صد روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ لیا جائے گا۔ اور تعداد مذکورہ پوری ہونے پر یہ تحریک بند کر دی جائے گی۔ منارۃ المسیح کی اہمیت احباب سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱/۲۸ ۱۸ میں فرمایا تھا۔

"بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں۔ اور صدیوں تک آنے والی نسلیں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ مثلاً یہی منارۃ المسیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں ایک سو روپیہ دیں گے۔ ان کے نام اس پر کندہ کئے جائیں گے۔ اب وہ لوگ جنہوں نے اس میں حصہ لیا ان کے نام دنیا میں ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی"!

درخواستیں آ رہی ہیں ان کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی رقوم ۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء تک خزانہ میں داخل ہو جائیں گی۔ ان کے نام جلسہ سالانہ سے قبل کندہ کرا دیئے جائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

قرارداد تعزیت

جنرل سیکرٹری کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سٹوڈنٹ یونین لاہور نے مندرجہ ذیل قرارداد طلباء برائے اشاعت ارسال کی ہے۔

(۱) کالج ہذا کا سٹاف اور طلباء مولانا شوکت علی صاحب کی نہایت افسوسناک اور بے وقت موت پر انتہائی رنج کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ ان کی روح کو تسکین حاصل ہو۔ اور مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول مولانا ذو الفقار علی خان صاحب۔ مرحوم کے برادر اکبر اور پریس کو بھیجی جائیں۔

خریداران الفضل کو ضروری اطلاع

الفضل نمبر ۲۷۴ اور نمبر ۲۷۶ میں جن خریداران الفضل کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ ان کے نام ۷ دسمبر کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ اس تاریخ تک جو احباب دفتر میں قیمت ارسال فرما دیں گے۔ یا ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیجدیں گے۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال نہیں ہوں گے۔ اس فہرست میں بعض ایسے اصحاب کے نام بھی شائع کئے گئے ہیں۔ جو خود بخود بذریعہ محاسب صاحب یا بذریعہ منی آرڈر دفتر ہذا میں رقم بھجوا دیا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع ہوئے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ رقم بھجوا دیں۔ ان کے نام وی۔ پی نہیں بھیجا جائے گا۔

احباب کو چاہیئے کہ حتی الامکان قیمت کی ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔

خاکسار منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الکتابُ وَالحِکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۴۱) قابل عمل آسمانی کتاب کونسی ہے

بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگا ہے۔ کہ تورات وانجیل اب بھی قابل عمل ہیں۔ اور بعض ان کو بالکل ردی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دونوں غلطی پر ہیں۔ ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللّٰہ فیه (مائدہ) یعنی چاہیئے اہل انجیل ہمارے ساتھ اسی سے فیصلہ کرلیں۔ جو انجیل میں درج ہے۔ یہاں اتباع مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ عقلی دلائل۔ نصرت الٰہی اور نشانات ومعجزات نے بھی اس نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر تم اپنی ہی موجودہ کتاب کو حکم بنالو۔ وہی فیصلہ کردے گی۔ کہ یہ سچا ہے۔ اور واقعی انجیل اب بھی ان دلائل سے بھری پڑی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ نبی آخرالزمان ہیں۔ جن کا سب اہل کتاب انتظار کررہے تھے۔ باقی رہا یہ کہ پھر تو انجیل پر بھی عمل جائز ہوگیا۔ اور قرآن کا کوئی مرتبہ نہ رہا۔ اس کے لئے یہ آیت ہے۔ نزّل علیك الکتاب بالحق مصدقاً لّما بین یدیه وانزل التوراة والانجیل من قبل ھدًی للنّاس (آل عمران) یعنی اللہ تعالےٰ نے اے محمد تجھ پر یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے جس کی وجہ سے سب پہلی کتابوں کی پیشگوئیاں سچی ہوگئیں۔ اور اسی اللہ نے تورات اور انجیل کو بھی اتارا تھا۔ یہ دونوں کتابیں لوگوں کے لئے اس سے پہلے زمانہ میں ہدایت ہوا کرتی تھی۔

اب ان دونوں آیتوں میں کوئی تناقض نہ رہا۔ ایک کے معنے یہ ہیں کہ اب جس نے سیدھی راہ اور ہدایت پر چلنا ہو۔ وہ قرآن پر چلے۔ تورات وانجیل گزشتہ زمانہ میں ہدایت کا موجب تھیں قرآن کے نازل ہونے کے بعد ویسی نہیں رہیں۔ دوسری کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر اس رسول کی صداقت دیکھنی ہو تو آؤ۔ جو محرف ومبدل انجیل تمہارے پاس بھی موجود ہے۔ اسی سے فیصلہ کرلو۔ اس میں اب بھی اتنا مصالحہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کا اسی سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔

(۳۴۲) سورہ یوسف کا خلاصہ

زلیخا حضرت یوسفؑ پر عاشق تھی اور جہاں تک اس کی طاقت میں تھا اس نے کوشش کی۔ لیکن جب پکڑی گئی۔ تو سب عشق کافور ہوگیا۔ بلکہ الٹا یہ کہنے لگی۔ کہ ما جزاء من اراد باھلك سوءً الا ان یسجن او عذابٌ الیم۔ اور آخرکار جب اپنے مطلب میں ناکام رہی۔ تو یوسف کو قید کراکے چھوڑا۔ یہ اس وجہ سے کہ عورت کی فطرت میں عشق سے بھی زیادہ نیکنامی اور عفت کی قدر ہے۔ اس لئے فطرت غالب آئی۔ اور اس کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ واضح ہو کہ سورہ یوسف نے ہمیں یہ سکھایا ہے۔ کہ ایک بدکار عورت ایک حسین مرد کے پیچھے پڑتی ہے پھر جب اس کی مراد بر نہیں آتی۔ تو الٹا اسی پر اتہام لگاتی ہے۔ اور اسے گھر گھر بدنام کرتی پھرتی ہے۔

اس وجہ سے جو بھی یوسف ہو۔ اور اس کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے تو یہ سمجھ لینا ہر ایک کے لئے سہل ہے۔ کہ تہ میں کیا راز ہے۔ اور کون مجرم ہے۔

(۳۴۳) تقدیر معلق ومبرم

تقدیر معلق کے لئے ایک آیت یہ بھی ہے۔ یمحوا اللّٰہ ما یشاء ویثبت۔ یعنی پہلے ایک تقدیر جاری کرتا ہے۔ پھر کسی وجہ سے منشاء ہوتا ہے۔ تو اسے مٹا دیتا ہے۔ گویا محو ہونے والا حصہ تقدیر معلق ہے۔ اور ثابت رہنے والا حصہ تقدیر مبرم۔

(۳۴۴) جوارح الٰہی استعارہ ہیں

جو لوگ خدا تعالےٰ کے ہاتھوں انگلیوں پیر اور ساق وغیرہ کو بعینہٖ اسی طرح سمجھتے ہیں۔ جس طرح وہ عرفاً سمجھے جاتے ہیں اور ان کو استعارہ نہیں سمجھتے۔ ان کو کل شیءٍ ھالك الا وجھه کی آیت پر غور کرنا چاہیئے۔ اگر لفظوں کو ہی پکڑا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ خدا کے مونہہ کے سوا باقی اس کے اعضاء ید۔ ساق۔ رجل۔ اصابع سب ہلاک ہوجائیں گے۔ مگر وہ خدا کیا۔ جس کا اکثر حصہ بدن بھی ہلاک ہوجائے۔

(۳۴۵) قرآن آسان ہے

ولقد یسّرنا القرآن للذکر فھل من مدّکر۔ اور۔ فانّما یسّرناہ بلسانك۔ آسمانی کتب میں سے قرآن مجید سب سے زیادہ آسان کتاب ہے۔

(۱) اس کا حفظ کرنا آسان ہے کیونکہ اس کے الفاظ اور آیات کی ساخت اور روانی ہی ایسی ہے۔

(۲) اس کی لغت آسان ہے۔ آدھے سے زیادہ ایسے الفاظ ہیں۔ جو بہت سی دیگر زبانوں میں رائج ہیں خصوصاً فارسی۔ اردو۔ پشتو۔ بلوچی وغیرہ میں اور مسلمانوں میں تو بہت سے کلمات کثرت استعمال کی وجہ سے آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں۔ مثلاً نقوٰے۔ رحمٰن۔ رحیم۔ نبی۔ رسول۔ حشر۔ قیامت۔ عرش۔ کفر۔ اسلام۔ احسان۔ لعنت۔ رحمت ذنب۔ توبہ۔ استغفار۔ شیطان ایمان۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۳) اس کی لغت مختصر ہے۔ یعنی کل ۲۔ ہزار کے قریب لغت ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم۔

(۴) یہ سب سے چھوٹی کتاب ہے چینی ایرانی۔ ہندی۔ اور بنی اسرائیل قوموں کی کتابوں سے سائز میں بہت چھوٹی ہے ذرا وید اور بائیبل سے ہی اس کا مقابلہ کرکے دیکھ لو۔

(۵) مضمون بہت آسان ہے۔ اور بار بار نئے نئے طریقوں سے انہی مضامین کو مختلف فطرتوں کے مناسب حال ادا کیا گیا ہے۔

(۶) اس کے ترجمے بہت سہل الحصول اور بین السطور ہیں۔ بامحاورہ بھی ہیں لفظی بھی۔ اور اسی طرح لغات القرآن وغیرہ ہر جگہ مل سکتے ہیں۔

(۷) ہر جگہ اس کے پڑھانے والے اور اس کے حافظ موجود ہیں۔

(۸) زیر زبر وغیرہ اعراب ہر قرآن پر لگے ہوئے ہیں غلطی کا احتمال نہیں۔ اسی طرح وقاف۔

(۹) اس کی زبان زندہ زبان ہے جس کے سمجھنے اور بولنے والے موجود ہیں۔

(۱۰) ۱۳ سو سال سے اس کی تفسیریں ہورہی ہیں۔ ایک ایک سے بڑھ چڑھ کر جب چاہو۔ انہیں دیکھ کر تسلی کرو۔

(۱۱) کئی قسم کے نجوم الفرقان اور کلیدیں جن میں الفاظ۔ مطالب۔ آیات بآسانی نکل سکتے ہیں۔ مل جاتے ہیں۔

(۱۲) غلط فہمیاں دُور کرنے کو ہر صدی میں مجدد دین اور اب حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائے۔ اور ان کے بعد ان کے خلفاء جو عالم اور ماہر قرآن ہیں۔

(۱۳) بہت سے معانی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئے ہوئے موجود ہیں۔

(۱۴) عملی حصہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کرکے اور کراکے بطور سنت امت کے اندر جاری کردیا۔

(۱۵) اس کی تعلیم عین فطرت انسانی اور عقل کے مطابق ہے۔ اس لئے اس پر عمل آسان ہے۔ کیونکہ تکلف اور تصنع کی ضرورت نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

پاکیزہ زندگی کی ایک جھلک

حضرت امامنا و امام الزمان خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و دام اللہ فیوضہم و برکاتہم کی پاکیزہ زندگی کے بارے میں جن کو اللہ تعالےٰ نے پیشگوئیوں کے ماتحت پیدا فرمایا۔ اور پیدائش سے پہلے ہی خلیفہ برحق مقرر فرمایا۔ اور ان کو موعود بنا کر خود ان کی تربیت فرمائی۔ میرے جیسے ہیچمدان کا قلم اٹھانا بالکل بے معنی سا ہے مگر حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مضمون اس بارہ میں پڑھ کر میرے دل میں بھی برائے حصول ثواب خیال آیا۔ کہ میں بھی چند سطور اس موضوع پر سپرد قلم کروں۔ شائد کہ اس طرح سے میں بھی حضرت محمود کے مداحوں میں شمار ہو کر نجات کی ایک راہ حاصل کر سکوں وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

میں ۱۹۰۹ء میں سکول سے موسم گرما کی تعطیلات میں قادیان گیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جو میرے والد صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ خاص طور پر اظہار محبت فرمایا کرتے تھے کے زیر سایہ رہا کرتا تھا۔ اور حضرت صاحب کے درس قرآن شریف میں شامل ہوا کرتا تھا۔ انہی ایام میں معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) بھی درس فرمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی وہاں حاضر ہوا مجھے اس درس میں صرف چند روز ہی شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ حضور نے قرآن کریم کے نہائت ہی اعلےٰ درجہ کے معارف و حقائق بیان فرما کر ایک طرف تو لا یمسّہ الا المطہرون کے مطابق نوجوانی میں اپنی پاکیزہ زندگی کا ثبوت دیا۔ اور دوسری طرف کسی مشکل مقام قرآن مجید کے معنے معلوم کرنے کے لئے کوشش کرنے اور پھر سمجھنے کے لئے دعائیں کرنے اور پھر اس کا حل پانے کا ذکر فرما کر اپنے عشق قرآن شریف اور تعلق باللہ کا ثبوت دیا ؛

الغرض اس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضور کے عشق و فہم قرآن کریم۔ طہارت و تقوےٰ۔ تعلق باللہ۔ اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا۔ جو کہ باوجود مرور زمانہ کے دل سے ہرگز دور نہیں ہوا۔ اور یہی اثر تھا۔ جو کہ بفضلہٖ تعالےٰ حضور کو خلیفہ برحق ماننے میں کام آیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک ۔

یہ اس وقت کی بات ہے۔ جس کو اب ۲۹ سال گزر چکے ہیں۔ اور اب تو ماشاء اللہ حضور کا علم ایک بحر بے پایاں معلوم ہوتا ہے۔ جس کا کہ کچھ اندازہ ہی نہیں۔ اور حضور کا ہر ایک خطبہ بلکہ ہر ایک تقریر و تحریر اپنے اندر ایک ایسی جدت اور شان رکھتی ہے۔ کہ جس کی نظیر صفحۂ ہستی پر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی میرے جیسا کم علم تو خیر بڑے سے بڑے جید عالم بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ بھلا جس کو خود اللہ تعالےٰ روزانہ پڑھائے اس کے مقابلہ پر کون آئے۔ ایسے پاک اور اللہ تعالےٰ کے پیارے اور تیار کردہ وجود باجود کی شان میں کوئی ایک حرف نازیبا بھی مونہہ سے نکالنا کس قدر بڑی غلطی ہے۔ اور جو پودا کہ بتائید ایزدی جلدی جلدی بڑھ کر ایک نہائت ہی مضبوط اور تناور درخت بن گیا ہے۔ اور جس کے سائے اور پھل سے اکناف عالم کے لوگ متمتع ہو رہے ہیں۔ بجائے اس کا حق العقیدت ادا کر کے اپنے لئے سامان بہتری پیدا کرنے کے اس کو ایک ذرہ بھر بھی ضرر پہونچانا کس قدر افسوس کی بات ہے۔ ایسا قیمتی گوہر اور لعل بے بدل جو کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری بہتری اور راہنمائی کے لئے خود سامان فرما کر ہم کو ایک نعمت غیر مترقبہ کے طور پر عطا فرمایا ہے کی جتنی بھی قدر کریں۔ اور حضور کی اطاعت میں حضور کی سب تحریکات خصوصاً تحریک جدید میں جتنا بھی حصہ لیں اور اللہ تعالےٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں۔ اور خلافت جوبلی فنڈ میں جتنا بھی حصہ لیں کم ہے۔ ایسے بیش بہا وجود کی سلامتی کے لئے تو رو رو کر اللہ تعالےٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کے ارشادات طیبات سے دنیا کے ہر فرد بشر کو مستفیض فرمائے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کی شناخت قدر اور اطاعت کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

خاکسار۔ مخدوم محمد ایوب عفی اللہ عنہ بی۔ اے (علیگ) از گنج دہلی

ایک اہم مشاعرہ کا اعلان

ہم احمدیوں کا فرض ہے کہ مسلمانوں میں جو مذہبی۔ تمدنی۔ علمی اور مجلسی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انہیں دور کریں۔ اور ان تمام امور میں وہ نمونہ دکھائیں جو صحیح اور مطابق اسلام ہو۔ اس وقت میں عام مسلمانوں کی ایک مجلسی خرابی کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ مشاعرہ کی مجلس کی خرابی ہے۔ آپ کسی مشاعرہ میں چلے جائیں خواہ وہ علی گڑھ میں منعقد ہو یا لاہور میں دہلی میں ہو یا لکھنؤ میں کبھی مشاعرہ کی مجلس کو وقار و تہذیب کا نمونہ نہ پائیں گے۔ بلکہ بے جا ہنسی لغو تمسخر فضول داد اور پارٹی بازی کی خرابیوں سے معمور پائیں گے۔ حالانکہ نفس مشاعرہ نہائت ضروری اور علمی کام ہے اس لئے مجھے یہ تجویز خیال میں آئی۔ کہ اس دفعہ سیرت النبی علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کے روز قادیان میں مشاعرہ کی ایک مجلس منعقد کی جائے۔ جس میں تمام نظمیں اعلیٰ پایہ کے شاعروں کی ہوں۔ جن میں حضور علیہ السلام کی سیرت کا بیان ہو۔ اس کے لئے کوئی طرحی مصرعہ تجویز نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جس وزن اور بحر پر چاہیں حضرات شعرا نظمیں کہہ سکتے ہیں۔ اس مشاعرہ کی میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اجازت لے لی ہے۔ اور حضور کی اجازت کے بعد اس کا اعلان کیا جاتا ہے یہ مجلس انشاء اللہ گیارہ دسمبر ۱۹۳۸ء کو بعد نماز عشاء مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں منعقد ہو گی۔ تمام احمدی شعراء کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دس دسمبر تک اپنی نظمیں خوشخط لکھوا کر خاکسار کو بھیجدیں۔ اور تحریر فرمائیں کہ وہ خود پڑھیں گے۔ یا ہم کسی خوش ادا سے ان نظموں کے پڑھوانے کا انتظام کریں۔ اس مجلس میں شمولیت کی عام اجازت نہیں ہے۔ صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں۔ جن کی خدمت میں خاکسار خود ٹکٹ ارسال کرے گا۔ کیونکہ بعض مجالس سے جو اس قسم کی منعقد ہو چکی ہیں مجھے تجربہ ہوا ہے۔ کہ بغیر کسی پابندی کے داخلہ درست اور نتیجہ خیز نہیں ؛ سید محمد اسحاق

ضروری اعلان

مولوی غلام محی الدین صاحب ملازم بتول ماہ نومبر اور دسمبر میں ضلع راولپنڈی اور جہلم کے بعض دیہات کا تبلیغی دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اگر وہ اس تبلیغی دورہ میں مصروف ہوں۔ تو جہاں جہاں احمدی احباب ہوں۔ وہاں ان سے تعاون کریں۔ اور تبلیغ کے متعلق انہیں مناسب مشورہ دیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ضرورت ملازمین

پان میں کھانے کا کتھ اور دیسی موم خالص شہد فروخت کرنے کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے تنخواہ تیس روپیہ ماہوار پانچ روپے سالانہ ترقی۔ درخواستیں بنام مینیجر پارکر ٹریڈرز دہلی کے نام روانہ کریں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں اور وہاں

(۱) پنجابی اچھوت اور مسلمان (۲) مہاتما ہنسراج جی کا انتقال۔ (۳) یہود اور انگلستان

الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے قلم سے

(۱)

ہندوستان کی سیاسیات میں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اچھوتوں کی تعداد جس طرف شامل ہوگی۔ اس پارٹی کا پلڑا بھاری ہوگا۔ اور وہی جمہوری حکومتوں میں بھاری اکثریت کے ساتھ برسر حکومت رہ سکے گی۔ اس امر کے مدنظر ہندوستان کے مذہبی و سیاسی اداروں نے اچھوتوں کو اپنے اپنے ساتھ ملانے کی جدوجہد کی ہے۔ کانگرسی حکومتیں مذہبی و سیاسی مفاد کی حفاظت کے لئے اچھوتوں کو زیر اثر رکھنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ اور ممکن مراعات دے رہے ہیں۔ ہندو تبلیغی ادارے ہر جگہ اچھوتوں کو اپنا ہم خیال رکھنے کے لئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ آریہ سماج کو ہندو روسا و قوم خطیر اس لئے دے رہے ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کو آریہ بنا لے۔ سکھ احرار در رہنما ان کو گوبند سنگھ جی کے سکھ بنانے میں ساعی ہیں۔ مسیحی خاموش و ظاہر فتوحات ملک کے ہر حصہ میں جاری ہیں۔ لیکن اس میدان میں اگر کمزوری ہے۔ تو مسلمانوں کی طرف سے ہے۔ اگر پنجاب۔ بنگال۔ حیدر آباد میں جو کہ سیاسی مسلم ہند کی مثلث کے زاویہ ہیں باقاعدہ کوشش ہو۔ اور ان اقوام کو کم از کم انسانیت کے شہری حقوق دلا کر ممنون کیا جائے۔ اور منو سمرتی کے قوانین سے ان کی حفاظت کی جائے تو اللہ کی خوشنودی کے علاوہ آئے دن بڑھنے والے خطرات سے ٹکرانے والی سلامی کشتی کو ایک سہارا مل سکتا ہے اسوقت پنجاب میں یونی نسٹ پارٹی برسر حکومت ہے۔ پنجابی اچھوت ممبر ان سے ناراض ہو کر علیحدہ ہوئے ہیں۔ اور پنڈت رام بھجدت کے بنائے ہوئے جماشے بھی متزلزل ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ ان کے مطالبات کی حمایت کریں۔ اور حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اس مقصد کے لئے ہر رنگ کی خدمات پیش کر کے اچھوتوں میں مستقل کام بڑے پیمانہ پر شروع کئے جانے کی درخواست کریں۔

(۲)

مہاتما ہنسراج جی دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور کے پرنسپل کا دیہانت عمل میں آ چکا ہے۔ وہ اب دنیا میں نہیں۔ مگر ان کی تعلیمی و تمدنی خدمات جو انہوں نے آریہ سماج اور ہندو قوم کے لئے کی ہیں زندہ ہیں۔ موصوف نے دیانند کالج کو جیسا کہ عام طور پر بطور محاورہ کہا جاتا ہے "گریجوایٹ پیدا کرنے کی کل" بنا دیا۔ پرنسپل کی شخصیت۔ اوصاف ذاتی۔ قابلیت اور نمونہ طلبا پر بے انتہا اثر ڈالتا تھا۔ اور اس کالج کے طلبا کی سادگی کفایت شعاری وطن پرستی۔ ان سے ملنے والوں پر جو پہلا اثر ڈالتی تھی۔ وہ یہی تھا۔ کہ ہنسراج باغبان کے لگائے ہوئے پودے ہیں۔ آنجہانی نے آریہ سماج کی مذہبی دنیا میں سب سے پہلے ایک ایسی مثال پیش کی۔ جو آریہ سماج کی جلد جلد بالخصوص ان ایام میں سیاسیات ملک کے زیر اثر بدلنے والے روش کا پہلا زینہ تھی۔ بدقسمت ہندوستان کو خوش قسمت بنانے کے لئے ہندوستان کے "چھوٹ میوہ" کی تدفین ہمیشہ سیاسی ڈاکٹروں نے فرقہ وارانہ وبائی مرض کے ایام میں تجویز کی ہے۔ اور ہم خوشی اور مسرت سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ مہاتما ہنسراج نے ان ایام میں جب آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کی غلط اطلاع پر مبنی تعلیم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور آریہ نوجوان ہر مجلس میں اس سبق کو دوہراتے تھے۔ اس وقت ہاں اسوقت پنجاب کے اس کارویل نے رخصتوں پر جاتے ہوئے آریہ شاگردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا سبق پڑھایا اور انگلستان کے مصنف ہیروز و ہیرو ورشپ کی طرح نہایت مخالف فضا میں اپنے سامعین سے کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاریب عرب کے نبی تھے۔ ان کا نمونہ و شواس اور اثر تھا جس نے وحشیوں کو آدمی بنا دیا وغیرہ (مفہوم)

ہم آریہ سماج سے اس نقصان میں اظہار ہمدردی کرتے اور چاہتے ہیں۔ کہ گورو ڈوم چھوڑ کر انصاف سے ستیارتھ پرکاش کے دل آزار ابواب پر غور کریں اور ہنسراج بنکر لیکھرام زمین سے ہنسراج آسمان کیطرف پرواز کریں۔ اور انکو حذف کریں۔

(۳)

یہود پر جو خدائی عذاب و غضب اس زمانہ میں ہٹلر کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ جس کے لئے مولینی اور بعض دیگر ممالک تیاری کر رہے ہیں۔ وہ ایک انتباہ ہے۔ اس میں ایک عبرت ہے۔ عربوں پر یہود کی خاطر یہود کے اشارہ سے فلسطین میں جو مظالم ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جو زمانہ بربریت کی یاد ہیں دنیا کے سامنے ہیں۔ ان انسانیت پر دھبہ مظالم کا باعث یہود ہیں۔ اور جو کچھ غریب مسلمان نہ کر سکے۔ وہ خدا نے جرمن ڈکٹیٹر کے ہاتھ سے کرا دیا۔ اور اس کی زبان سے بار بار کہلوایا کہ جنکو یہودیوں کے لئے ہمدردی پیدا ہوئی ہے۔ وہ ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ وہ عربوں کے ساتھ (جن کی حمایت سے فلسطین ملا) کیا کر رہے ہیں؟ غرض ان ایام میں جو کچھ یہود سے ہو رہا ہے وہ اس قوم کو سرزنش ہے۔ کہ یروشلم کی بیٹیاں فاران کے بیٹوں کی مخالفت خود بھی نہ کریں اور دوسروں سے بھی نہ کرائیں۔ اور نہ ہی لائڈ جارج چرچل اپنے "صلیبی جہاد" کی یاد کر کے اور مسیحی روایات کے مدنظر نیا صیحون بسانے والے لوگوں کے توہم پرست عقائد پر بھروسہ کر کے ہلاکت کے بھنور میں پڑیں۔ اور ساتھ ہی انگلستان کو تنبیہ ہے کہ مسیح کے دشمنوں کی مدد مسیح کے دوستوں کے خلاف کر کے آسمانی ناراضگی مول نہ لے۔

ہمیں مسرت ہے کہ کارفرمایان ڈاؤننگ سٹریٹ کے دماغ میں یہ بات آنے لگی ہے۔ اور وہ فلسطین اور اس کے نواح کی عرب اقوام سے "گول میز کانفرنس کر کے اعلان بالفور" کو زیر زمین کرنے اور مسجد عمر کی سرزمین میں امن وامان کی صحیح راہ اختیار کرنے کے لئے بنیاد تلاش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ انگلستان کے نمائندوں کو لنڈن و لاہور میں دونو جگہ سمجھ دے۔ کہ مسیح کے منکروں کی حمایت میں انگلستان کا زیان ہے۔

ماڈرن ہومیوپیتھک میڈیکل کالج نسبت روڈ چوک لاہور

پنجاب میں علمی اور عملی تعلیم کا بے نظیر کالج ہے۔ اس میں قابل و ماہر سٹاف کے لیکچروں کے علاوہ عملی تجربہ کے لئے پبلک خیراتی ہسپتال اور لیبارٹری کا بہترین انتظام ہے۔ داخلہ شروع ہے۔

پراسپکٹس ازاں ڈاکٹر اے ایم اروڑہ ایم۔ بی۔ ایس پرنسپل طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اعلان

(۳)

ذیل میں قادیان دارالامان کے ان صحابہ کرام کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جو اپنی روایات لکھ کر دفتر میں ارسال فرما چکے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہوں۔ جو روایات تو ارسال فرما چکے ہوں۔ مگر ان کا نام اس فہرست میں نہ ہو۔ وہ براہ نوازش مطلع فرمائیں۔

ناظر تالیف و تصنیف

نام	حلقہ
(۹۷) میاں بشیر محمد صاحب مہاجر	دارالرحمت
(۹۸) مولوی قمر الدین صاحب ولد میاں خیر الدین صاحب	"
(۹۹) مرزا عزیز احمد صاحب ولد حضرت مرزا سلطان احمد صاحب	قادیان
(۱۰۰) رشید احمد صاحب ارشد ولد پیر محمد زمان صاحب	دارالرحمت
(۱۰۱) شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر ولد حافظ نور محمد صاحب	دارالعلوم
(۱۰۲) میاں دین محمد صاحب ولد میاں عمر دین صاحب	دارالرحمت
(۱۰۳) مستری عبد السبحان صاحب ولد رحماں پیر چوہدری	دارالامان
(۱۰۴) چوہدری نبی بخش صاحب ولد چوہدری رڈو صاحب	بھینی بانگر
(۱۰۵) مستری عبد الحکیم صاحب ولد مستری عمر بخش صاحب	دارالفضل
(۱۰۶) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ ولد میاں محمد بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۰۷) چوہدری بدر الدین صاحب ولد چوہدری کرم دخان صاحب کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ	
(۱۰۸) میاں عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم ولد جناب انگہ صاحب	حلقہ مسجد فضل
(۱۰۹) چوہدری نور احمد خان صاحب ولد چوہدری بدر بخش صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ	
(۱۱۰) مرزا مبارک بیگ صاحب ولد مرزا اکبر بیگ صاحب	دارالرحمت
(۱۱۱) ماسٹر محمد اللہ داد صاحب ولد چوہدری محمد بخش صاحب	"
(۱۱۲) میاں عبد العزیز صاحب قریشی ولد حکیم شہاب الدین صاحب	دارالانوار
(۱۱۳) میاں عبد الواحد صاحب ولد حاجی غلام محمد صاحب	دارالفضل
(۱۱۴) چوہدری غلام قادر صاحب ولد چوہدری فخر الدین صاحب	دارالفضل
(۱۱۵) مرزا منصور احمد صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۱۶) میاں خلیل الرحمٰن صاحب ولد میاں ابراہیم صاحب	دارالرحمت
(۱۱۷) میاں غلام مجتبیٰ صاحب ولد مولوی محمد بخش صاحب	
(۱۱۸) حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی کارکن نظارت بیت المال	
(۱۱۹) ماسٹر اللہ دتہ صاحب ولد میاں عبد الستار صاحب	دارالرحمت
(۱۲۰) میاں محمد یعقوب صاحب ولد میاں سراج الدین صاحب	"
(۱۲۱) میاں خیر الدین صاحب ولد میاں نظام الدین صاحب	"
(۱۲۲) میاں قربان علی صاحب ولد میاں پیر بخش صاحب	"
(۱۲۳) ڈاکٹر محمد بخش صاحب ولد میاں سمالے خان صاحب	"
(۱۲۴) مستری رحیم بخش صاحب ولد مستری صدر الدین صاحب	"
(۱۲۵) میاں نظام الدین صاحب ولد میاں فضل الدین صاحب	دارالعلوم
(۱۲۶) میاں عبد السمیع صاحب ولد منشی عبد الرحمٰن صاحب	دارالفضل
(۱۲۷) حکیم عطا محمد صاحب ولد حافظ غلام محمد صاحب	مسجد فضل
(۱۲۸) مولوی چوہدری غلام حسین صاحب ولد میاں گل محمد صاحب	دارالفضل
(۱۲۹) میاں محمد عبد اللہ صاحب ولد مولوی رحیم بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۳۰) میاں محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں فخر الدین صاحب	دارالفضل
(۱۳۱) مرزا محمد حسین صاحب ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	دارالرحمت
(۱۳۲) ڈاکٹر احسان علی صاحب ولد ڈاکٹر فیض علی صاحب	دارالعلوم
(۱۳۳) میاں رحیم بخش صاحب ولد میاں محمد ولایت صاحب	دارالرحمت
(۱۳۴) میاں نبی بخش صاحب ولد میاں جیوا صاحب	قادر آباد
(۱۳۵) میاں وزیر علی صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۳۶) میاں محمد رمضان صاحب ولد عیسے خان صاحب	دارالفضل
(۱۳۷) سید ولایت شاہ صاحب ولد سید حسین علی شاہ صاحب	دارالرحمت
(۱۳۸) میاں محمد رمضان صاحب ولد میاں بڈھا صاحب	دارالامان
(۱۳۹) ماسٹر مولا بخش صاحب ولد میاں عمر بخش صاحب	دارالانوار
(۱۴۰) میاں عبد اللہ صاحب ہندوستانی ولد میاں اللہ بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۴۱) ماسٹر ماموں خان صاحب ولد میاں کالو خان صاحب	حلقہ مسجد اقصیٰ
(۱۴۲) میاں اللہ رکھا صاحب ولد میاں اللہ بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۴۳) میاں عبد اللہ صاحب ولد میاں غلام دین صاحب	حلقہ ریتی چھلہ
(۱۴۴) میاں خیر الدین صاحب ولد میاں مستقیم صاحب	ناصر آباد
(۱۴۵) ملک حسن محمد صاحب ولد ملک امیر بخش صاحب	قادیان
(۱۴۶) میاں نور الٰہی صاحب ولد میاں احمد دین صاحب	
(۱۴۷) ملک شادی خان صاحب ولد ملک امیر بخش صاحب	دارالرحمت
(۱۴۸) میاں بدر الدین صاحب ولد میاں گل محمد صاحب	"
(۱۴۹) سردار کرم داد خان صاحب بلوچ ولد ولی داد خان صاحب	دارالفضل

(باقی)

قابل توجہ احباب

چونکہ الفضل کے روزانہ اخراجات چلانے کے لئے روپیہ کی از حد ضرورت ہے۔ اس لئے جن احباب کرام کے نام اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ ضرور وی پی وصول فرمالیں۔ اور جلسہ سالانہ تک ادائیگی ملتوی نہ کریں۔

(مینیجر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد یار ولد گہنہ ذات کھوکھر ساکنہ موضع بخاریاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۶ $\frac{1}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸ $\frac{11}{38}$

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علی ولد پیرا ذات گلیار ساکنہ چک نمبر ۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۷ $\frac{1}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ $\frac{11}{38}$

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نانک چند ولد کورو رام ذات نارنگ ساکنہ ٹھپرکے داخلی ماجھیر والا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ کی درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۷ $\frac{1}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸ $\frac{11}{38}$ - (دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق اس موقعہ پر قادیان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں انشاء اللہ محلہ جات دارالرحمت۔ اور دارالعلوم اور دارالشکر غربی اور دارالبرکات وغیرہ میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں سکنی زمین حاصل کرنے اور مرکز سلسلہ سے قریب تر رشتہ پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لاکر زبانی فیصلہ فرمائیں۔ انشاء اللہ موقعہ کے انتخاب اور ریٹ وغیرہ کے لحاظ سے دوستوں کو فائدہ رہے گا۔

اس کے علاوہ ریلوے سٹیشن قادیان کے متصل دوکانوں کے لئے بھی بہت باموقعہ قطعات موجود ہیں۔ جو گو اس وقت بازار کی صورت نہیں رکھتے۔ مگر آگے چل کر بارونق بازار کی صورت اختیار کرنیوالے ہیں۔ یہ قطعات پچاس فٹ کی فراخ سڑک پر واقع ہیں۔ اور ہر قطعہ میں جو دس دس مرلہ کا ہے تین بڑی بڑی دوکانیں بن سکتی ہیں جن کے پیچھے رہائشی مکان کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ قیمت ہر جگہ کی الگ الگ مقرر ہے جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

خاکسار **مرزا بشیر احمد۔ قادیان**

وصایا

نمبر ۵۲۰۹ آمنہ بیگم زوجہ لفٹنٹ ہادی علی خانصاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رامپور ریاست۔ رامپور صوبہ یوپی۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ معہ موتی نگ وغیرہ قیمت ۸۰ روپے (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن آٹھ ماشہ قیمت ۱۸ روپے (۳) انگوٹھی طلائی جڑاؤ چار عدد وزن ایک تولہ قیمت ۲۸ روپے (۴) حق مہر بذمہ شوہر ۱۰۰۰ روپیہ (۵) زیور بذمہ شوہر ۶۰۰ روپیہ۔ میزان ۱۷۲۶ روپے مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ العبد۔ آمنہ بیگم گواہ شد۔ غلام محمد والد موصیہ۔ گواہ شد۔ لفٹنٹ ہادی علیخاں۔

نمبر ۵۲۵۸ منکہ غلام نبی ولد ملک محمد بخش صاحب قوم آوان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال۔ تاریخ بیعت قریباً ۱۹۳۳ء ساکن چک ۹۵ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا ضلع شاہ پور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ بلکہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ پچیس ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام نبی بقلم خود۔ گواہ شد۔ میر احمد قریشی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ مستری محمد دین بقلم خود سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مبلوالی منڈی۔ ۱۱-۲۸

نمبر ۵۲۱۸ منکہ سرفراز بیگم بیوہ چوہدری کرم دین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن دھوریہ ضلع گجرات آج مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زمین مزروعہ بارانی تعدادی ۵ ۲/۴ کنال جو مجھے از روئے قانون شریعت اپنے خاوند کی ملکیت سے ملی ہے۔ اسکی قیمت موجودہ وقت کے لحاظ سے ۵۰ روپیہ فی کنال ہے اسلئے ۱/۳ حصہ کی قیمت مبلغ ۱۷۵ روپے ہوئے۔ ایک پختہ مکان واقع موضع دھوریہ اپنے گاؤں میں ہے جسکی کل قیمت مبلغ ۱۶۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۸ کی میں مالک ہوں جسمیں سے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے حصہ میں سے ۱/۳ حصہ کی قیمت مبلغ ۷۰ روپے ہے۔ ایک عدد چاڑ طلائی قیمت مبلغ ۵۰ روپے ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی قیمت مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ ۴ عدد چوڑیاں نقرئی قیمت مبلغ ۱۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی قیمت مبلغ ایک روپیہ ہے۔ العبد نشان انگوٹھا سرفراز بیگم گواہ شد فضل داد سکنہ دھوریہ گواہ شد عبد الغفور سیکرٹری وصایا دھوریہ

262

حفنیم کے متعلق

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کی رائے

مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی دوائی بواسیر (حفنیم) کے استعمال نے ثابت کیا ہے کہ یہ فوری اور زود اثر چیز ہے۔ اگر آپ ازراہ نوازش اور دوائی بھیج دیں تا باقاعدہ استعمال کرکے مکمل فائدہ حاصل کیا جائے۔ تو آپ کا مشکور ہوں گا والسلام۔ عبد الغفور مبلغ سلسلہ ۲۶/۱۱

قیمت دوائی ۱۲ روپے فی شیشی

پتہ:۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ بی۔ قادیان

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ بستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے عین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمٰن کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظمؓ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔

قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیگی

مینیجر عبد القدیر کاغانی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ حکومت ہند کے فنانس ممبر مسٹر جیمز گرگ اب ریٹائر ہو رہے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ انہیں مزید توسیع نہیں دی جائے گی آج آپ نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ انکم ٹیکس کے محکمہ میں آئندہ کسی یورپین کو ہندوستان میں نہیں لایا جائے گا۔

دہلی۔ ۳۰ نومبر لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند آج مختلف صوبوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ آپ کانگرسی صوبوں میں نہیں جائیں گے۔ اور دو ماہ بعد دہلی واپس آئیں گے۔

لاہور۔ پنجاب اسمبلی میں ایک کانگرسی ممبر ایک بل پیش کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ کاشتکاروں کی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ اور جو شخص مسلسل چھ سال کسی زمین میں کاشت کرے۔ اسے اس زمین پر مستقل قبضہ رکھنے کا حق حاصل ہو جائے۔ گورنر نے اس بل کے پیش ہونے کی منظوری دیدی ہے۔

بنوں۔ ۳۰ نومبر۔ شمالی وزیرستان کے بڑے بڑے ملکوں کا ایک جرگہ فقیر ایپی کے پاس روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ موجودہ کشیدگی کو ختم کرنے کے لئے صلح کے امکان اور شرائط کے متعلق اس کے ساتھ تبادلہ افکار کرے۔

ٹوکیو۔ ۳۰ نومبر۔ جاپان کے نائب وزیر جنگ نے روس۔ فرانس اور برطانیہ پر چینی گورنمنٹ کو اخلاقی امداد اور اسلحہ بہم پہنچانے کا الزام لگایا ہے اور سوال کیا ہے۔ کہ برطانیہ مشرقی ایشیا میں کب تک حقائق کا مقابلہ کرے گا۔ نیز کہا ہے۔ کہ امریکہ پرانے معاہدوں کی پابندی پر تو مصر ہے۔ لیکن نئے حقائق سے رو گردانی کرتا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی۔ اطالیہ اور جاپان کے درمیان ایک نیا معاہدہ مرتب ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ تینوں ممالک صلح و جنگ ہر حالت میں اکٹھے رہیں گے۔ یہ معاہدہ دس سال کے لئے نافذ العمل ہوگا اگرچہ یہ معاہدہ پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ لیکن اٹلی چاہتا ہے کہ برطانیہ اور اس کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان کے ختم ہونے پر اس پر دستخط کئے جائیں۔

واردھا۔ ۳۰ نومبر۔ آج ایک چینی وفد نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندوستان میں جاپانی مال کا مقاطعہ کیا جائے۔ کیونکہ چین کی جنگ آزادی میں اسے مدد دینے کا یہ بہترین طریق ہے۔

کراچی۔ ۳۰ نومبر۔ صوبہ سندھ میں سڑکوں کی تعمیر و اصلاح کے جدید پروگرام کے سلسلہ میں حکومت ہند نے اتفاق کرتے ہوئے ۳۸ کروڑ ۵۲ لاکھ روپیہ بطور امداد حکومت سندھ کو دینا منظور کر لیا ہے۔

دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں آج ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ کیا حکومت اس امر کے لئے تیار ہے کہ گندم کی کم از کم قیمتیں مقرر کر دی جائیں۔ حکومت کی طرف سے جواب میں کہا گیا۔ کہ اس امر کی تحریک پہلے صوبجاتی حکومتوں کی طرف سے ہونی چاہئیے۔

دہلی۔ ۳۰ نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ کہ حکومت ہند ملک معظم کی گورنمنٹ کے مشورہ سے اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ تجارت اور جہاز رانی کے متعلق امریکہ سے کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ نے جنرل فرینکو سے مطالبہ کیا ہے کہ ان دو یونانی بحری جہازوں کو جن میں رومانیہ کی گندم لے جائی جا رہی تھی۔ فوراً رہا کر دیا جائے۔

قاہرہ۔ ۳۰ نومبر۔ مصری وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک زبردست بحری بیڑہ تیار کرنے کے لئے ۱۰ لاکھ پونڈ قرض لیا جائے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ برطانوی وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ مارچ میں ملک معظم کی طرف سے ڈیوک آف ونڈسر کو انگلستان آنے کی دعوت دی جائے۔

لنڈن۔ ۳۰ نومبر۔ برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت جرمنی نے ایک لاکھ فوج کو کوچ کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور یہ کوچ اس قدر سرعت سے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ کہ برلن وی آنا ریلوے نیز سڑکوں پر بھی دوسرا ٹریفک بالکل رک گیا ہے اس کا مقصد پولینڈ اور ہنگری کو مرعوب کرنا ہے۔ کیونکہ یہ دونو ممالک کوشش کر رہے ہیں۔ کہ چیکوسلواکیہ کا کچھ حصہ اپنی سرحد میں شامل کر لیں۔ ہٹلر صرف بہانہ چاہتا ہے اور معمولی سی کوئی وجہ بھی اگر اسے مل گئی تو وہ فوراً روتھینیا پر چڑھائی کر دے گا۔

امرتسر۔ ۳۰ نومبر۔ آج صدر کانگرس نے مقامی جیل میں مقدمہ فتح وال کے ملزمین کے ساتھ ملاقات کی۔ اور انہیں ہر قسم کی قانونی و اخلاقی امداد دینے کا یقین دلایا سپرنٹنڈنٹ جیل نے گیٹ پر ان کو خوش آمدید کہا۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب اور ریونیو ممبر نے ضلع حصار میں قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے اپیل شائع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایسا قحط ۱۹۰۰ء سے قبل پنجاب میں کبھی نمودار نہیں ہوا۔ لوگ انتہائی مصیبت میں ہیں۔ اور ان کے لئے غلہ۔ چارہ گرم کپڑے کمبل یا رضائیاں اتنی ہی کارآمد ہو سکتی ہیں جتنی نقد رقوم۔

ایبٹ آباد۔ ۳۰ نومبر۔ کسانوں کی کمیٹی نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک قرارداد پاس کر کے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ زمینداروں کی آبائی جائداد میں لڑکوں کی طرح لڑکیوں کا حصہ بھی تسلیم کیا جائے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) جریدہ الشباب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ عراق کے اکابر علمائے اہل سنت نے فلسطین کے لئے جہاد کرنے کا فتویٰ دیدیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات پر استعماری تشدد انتہا کو پہنچ چکا ہے اور اس لئے جہاد ضروری ہو گیا ہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے شاہ ایران کو برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے منظور کرتے ہوئے وہ مئی ۱۹۳۹ء میں وہاں جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کا منشا یہ ہے کہ ایران کے ذریعہ اپنے اثر کو ہندوستان کی سرحدوں تک وسیع کرے۔

امرتسر ۳۰ نومبر۔ صدر کانگرس نے جلیانوالہ میں ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی جس میں کہا۔ کہ دنیا اس وقت نازک مرحلے سے گذر رہی ہے اس لئے آزادی حاصل کرنے کا بہت عمدہ موقع ہے۔ اب ہمیں اس قدر طاقت حاصل ہو چکی ہے کہ اگر اس کا صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ہماری آزادی کو روک نہیں سکتی۔ ہماری پالیسی اب جارحانہ ہونی چاہئیے ہمیں مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہئیے اور حکومت سے کہہ دیا جائے۔ کہ اگر ہمیں چھ ماہ کے اندر اندر آزادی نہ دی گئی۔ تو ہم جنگ آزادی شروع کر دیں گے۔ آج کانگرس میں اس قدر طاقت ہے کہ ہم لڑ سکتے اور آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی کا سوال پیدا کرنا فضول ہے ہم سب کا مطالبہ ایک ہی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئیے کہ مل کر آزادی حاصل کریں۔ اور اس کے بعد جو حکومت ہوگی۔ وہ ہماری اپنی ہوگی۔ وہ انقلابیز۔

آرائش جمال باتصویر

(محترمہ وزیر بیگم ضیا (ادیب فاضل) ایڈیٹر رسالہ ... کی طبع زاد تالیف)

اس کتاب میں عورتوں کے سنگھار اور جسمانی آرائش کے تمام مشرقی و مغربی طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ دو درجن فوٹو کی خوبصورت تصاویر کے علاوہ زنانہ ضروریات و خوشبو مجرب نسخے جو معمولی لاگت پر گھر میں تیار ہو سکتے ہیں بتائے گئے ہیں۔ کتاب کی خوبی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ (۱) ملک کے مشہور ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی ایم ایس سی آئی ای نے کتاب پر نظر ثانی کی ہے اور ایک طویل دیباچہ بھی لکھا ہے۔ (۲) فخر نسواں محترمہ بیگم صاحبہ شاہنواز ممبر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس لندن نے اس کتاب پر تعریفی نوٹ لکھا ہے (۳) ہر تعلیم یافتہ بی بی کو چاہئیے کہ اپنے شوہر کو خوش رکھنے کیلئے آرائش جمال کے مطالعہ سے عملی فائدہ اٹھائے۔

قیمت مجلد دو روپے آٹھ آنہ بلا جلد دو روپیہ علاوہ محصول

کتب خانہ لطف زندگی قاضی خانہ موچی گیٹ لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی